سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2013

(سوموار17، جمعرات20، جمعتہ المبارک21، ہفتہ22، سوموار، 24- جون2013)
(یوم الاثنین7، یوم الخمیس10، یوم الجمع11، یوم السبت12، یوم الاثنین، 14- شعبان المعظم1434ھ)

سولھویں اسمبلی: دوسرا اجلاس

جلد2(حصہ اول): شمارہ جات : 1تا5

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

دوسرا اجلاس

سوموار،17۔جون2013

جلد 2:شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	------------	1
2۔	سالانہ بجٹ بابت سال 14-2013 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	------------	1
3۔	ضمنی بجٹ بابت سال 13-2012 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ	------------	1
4۔	قائد حزب اختلاف کا عہدہ سنبھالنے کا اعلامیہ	------------	3

صفحہ نمبر		مندرجات	نمبر شمار
5	-----------	ایجنڈا	5۔
7	-----------	ایوان کے عہدے دار	6۔
9	-----------	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	7۔
10	-----------	نعت رسول مقبولﷺ	8۔
11	-----------	چیئرمینوں کا پینل	9۔
		حلف	
11	-----------	نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف	10۔
13	-----------	قواعد کی معطلی کی تحریک	11۔
		قرارداد	
14	-----------	بلوچستان میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات اور بانئ پاکستان قائداعظمؒ کی رہائش گاہ کو نشانہ بنانے کی پُرزور مذمت	12۔
		تعزیت	
16	-----------	بلوچستان اور زیارت میں ہونے والی دہشت گردی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	13۔
		سرکاری کارروائی	
17	-----------	سالانہ بجٹ بابت سال 2013-14 پر وزیر خزانہ کی تقریر	14۔
47	-----------	سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال 2013-14 کا ایوان میں پیش کیا جانا	15۔
47	-----------	ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا	16۔
		مسودہ قانون (جو پیش ہوا)	
47	-----------	مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2013	17۔
		قواعد (جو ایوان میں پیش کئے گئے)	
48	-----------	2012-13 کے دوران قانون خدمات پر سیلز ٹیکس مصدرہ 2012 کے تحت بنائے گئے قواعد کا ایوان میں پیش کیا جانا	18۔

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	جمعرات،20۔جون2013		
	جلد 2:شمارہ 2		
19۔	ایجنڈا	-----------	50
20۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	52
21۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	53
	اطلاع		
22۔	ہائیکورٹ ملتان بنچ کی جانب سے معزز ممبر سردار میر بادشاہ خان قیصرانی کی رہائی کی اطلاع	-----------	54
	سرکاری کارروائی		
	بجٹ		
23۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث	-----------	55
24۔	کورم کی نشاندہی	-----------	103
25۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	-----------	103
	جمعۃ المبارک،21۔جون2013		
	جلد 2:شمارہ 3		
26۔	ایجنڈا	-----------	135
27۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	137
28۔	نعت رسول مقبولﷺ	-----------	138
	پوائنٹ آف آرڈر		
29۔	پنجاب اسمبلی کا اجلاس بروقت شروع کرنے کا مطالبہ	-----------	139
	تعزیت		
30۔	قائد جمہوریت اور شہید جمہوریت محترمہ بے نظیر بھٹو کے لئے دعائے مغفرت	-----------	140

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
31۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	141
	ہفتہ، 22۔جون 2013	
	جلد 2: شمارہ 4	
32۔	ایجنڈا ------------	198
33۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	200
34۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	201
	تعزیت	
35۔	ایم کیو ایم کے ممبر اسمبلی جناب ساجد قریشی اور ان کے بیٹے کی شہادت، پشاور حسینیہ مدرسہ میں بم دھماکے میں شہید ہونے والوں اور سابق ممبر اسمبلی رائے عمر فاروق خان کھرل کی وفات پر دعائے مغفرت ------------	202
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
36۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	202
37۔	کورم کی نشاندہی ------------	242
38۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	242
39۔	کورم کی نشاندہی ------------	258
40۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	259
41۔	کورم کی نشاندہی ------------	267
42۔	سالانہ بجٹ برائے سال 14-2013 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	269

سرکاری کارروائی

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	سوموار،24۔جون2013		
	جلد 2:شمارہ 5		
43۔	ایجنڈا	------------	321
44۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ	------------	323
45۔	نعت رسول مقبولﷺ	------------	324
	بحث		
46۔	سالانہ بجٹ برائے سال14-2013پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	325
47۔	کورم کی نشاندہی	------------	373
48۔	سالانہ بجٹ برائے سال14-2013پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	373
49۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	410
	قرارداد		
50۔	گلگت بلتستان کے ضلع دیامیر میں نانگا پربت کے بیس کیمپ فیری میڈوز میں دہشت گردوں کے حملے میں غیر ملکی سیاحوں کی ہلاکت کی پُرزور مذمت	------------	411
51۔	سالانہ بجٹ برائے سال14-2013پر عام بحث(۔۔۔جاری)	------------	413
52۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(17)/2013/897. Dated. 14th June 2013. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Makhdum Syed Ahmed Mahmud,** Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Monday, 17 June, 2013 at 4:30 p.m. in the Provincial Assembly Chambers, Lahore."

سالانہ بجٹ بابت سال 14-2013 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

> "In exercise of the powers conferred under Rule 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Makhdum Syed Ahmed Mahmud,** Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 17th June, 2013 for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2013-14 before the Provincial Assembly of the Punjab at 4.30 p.m."

ضمنی بجٹ بابت سال 13-2012 پیش کرنے کے لئے وقت اور تاریخ کے تعین کا اعلامیہ

> "In exercise of the powers conferred under Rule 147 read with 134 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, **I, Makhdum Syed Ahmed Mahmud,** Governor of the Punjab, hereby appoint Monday, 17th June, 2013 for the presentation of the Supplementary Budget Statement for the financial year 2012-13 before the Provincial Assembly of the Punjab at 4.30 p.m."

Dated Lahore, the 13th June, 2013

MAKHDUM SYED AHMED MAHMUD
***GOVERNOR OF THE PUNJAB*"**

3

قائد حزب اختلاف کا عہدہ سنبھالنے کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(50)/97/896. Dated. 11th June 2013. Pursuant to the provisions of rule 2(1)(n) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, Rana Muhammad Iqbal Khan, Speaker, Provincial Assembly of the Punjab is pleased to declare that **Mian Mehmood ur Rasheed, MPA (PP-151 – Lahore)** shall be the Leader of Opposition in the Provincial Assembly of the Punjab, in terms of the aforesaid provisions, with immediate effect.

MAQSOOD AHMAD MALIK
Secretary

5

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،17۔جون2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال14-2013

وزیر خزانہ گوشوارہ سالانہ بجٹ برائے سال14-2013ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال13-2012

وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال13-2012ایوان میں پیش کریں گے۔

3۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب2013

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2013ایوان میں پیش کریں گے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

1۔ ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	رانا محمد اقبال خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار شیر علی گورچانی
وزیراعلیٰ	:	میاں محمد شہباز شریف
قائد حزب اختلاف	:	میاں محمود الرشید

2۔ چیئرمینوں کا پینل

1۔	میاں نصیر احمد، ایم پی اے	پی پی۔155
2۔	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی، ایم پی اے	پی پی۔175
3۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا، ایم پی اے	پی پی۔237
4۔	محترمہ فائزہ احمد ملک، ایم پی اے	ڈبلیو۔362

3۔ کابینہ

1۔	راجہ اشفاق سرور	:	وزیر محنت وانسانی وسائل
2۔	کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ	:	وزیر تحفظ ماحولیات
3۔	جناب شیر علی خان	:	وزیر توانائی، معدنیات وکان کنی*
4۔	جناب تنویر اسلم ملک	:	وزیر ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	جناب محمد آصف ملک	:	جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی گیری
6۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک

* بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-10/2013 مورخہ 11۔جون2013 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (17تا29۔جون2013) تفویض کیا گیا۔

8

7۔	راناثناء اللہ خان	:	وزیر مقامی حکومت وسماجی ترقی وزیر قانون وپارلیمانی امور*
8۔	محترمہ حمیدہ وحیدالدین	:	وزیر ترقی خواتین
9۔	میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ،آبکاری ومحصولات*
10۔	رانامشہود احمد خان	:	وزیر سکولز ایجوکیشن، ہائرایجوکیشن،امور نوجواناں* کھیلیں،آثار قدیمہ اور سیاحت*
11۔	میاں یاور زمان	:	وزیر آبپاشی
12۔	جناب عبدالوحید چودھری	:	وزیر جیل خانہ جات
13۔	ملک ندیم کامران	:	وزیر زکوٰۃ وعشر
14۔	میاں عطاء محمد خان مانیکا	:	وزیر سماجی بہبود اور بیت المال
15۔	ڈاکٹر فرخ جاوید	:	وزیر زراعت
16۔	جناب آصف سعید منیس	:	وزیر خصوصی تعلیم
17۔	سیدہارون احمد سلطان بخاری	:	وزیر اوقاف اور مذہبی امور
18۔	ملک محمد اقبال چنڑ	:	وزیر امداد باہمی
19۔	چودھری محمد شفیق	:	صنعت،تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	محترمہ ذکیہ شاہنواز خان	:	وزیر بہبود آبادی
21۔	جناب خلیل طاہر سندھو	:	وزیر انسانی حقوق اور اقلیتی امور،صحت*

5۔ ایڈووکیٹ جنرل

جناب شاہد کریم

6۔ ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی	:	جناب مقصود احمد ملک
سپیشل سیکرٹری	:	ڈاکٹر ملک آفتاب مقبول جوئیہ

9

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا دوسرا اجلاس

سوموار، 17۔ جون 2013

(یوم الاثنین، 7۔ شعبان المعظم 1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 5 بج کر 45 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾

سورۃ الرّحمٰن آیات17تا25

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(18)اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19)دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے(20)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(21)دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(22)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(23)اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اِک میں ہی نہیں ان پر قربان زمانہ ہے
جو رب دو عالم کا محبوب یگانہ ہے
کل پُل سے ہمیں جس نے خود پار لگانا ہے
زہرہ کا وہ بابا ہے حسنین کا نانا ہے
آؤ درِ زہرہ پر پھیلائے ہوئے دامن
ہے نسل کریموں کی لجپال گھرانہ ہے
عزت سے نہ مر جائیں کیوں نام محمد ﷺ پر
یوں بھی کسی دن ہم نے دنیا سے تو جانا ہے
محرومِ کرم اس کو رکھئے نہ سرِ محشر
جیسا ہے نصیر آخر سائل تو پرانا ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	میاں نصیر احمد، ایم پی اے	پی پی۔155
2۔	جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی، ایم پی اے	پی پی۔175
3۔	جناب محمد نعیم اختر خان بھابھا، ایم پی اے	پی پی۔237
4۔	محترمہ فائزہ احمد ملک، ایم پی اے	ڈبلیو۔362

شکریہ

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک معزز ممبر جنہوں نے آج حلف لینا ہے ایوان میں موجود ہیں تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی سیٹ پر کھڑے ہو جائیں اور حلف لیں۔

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب جناب کانجی رام، این ایم۔365 نے حلف لیا اور حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

آپ کو مبارک ہو۔

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب کانجی رام: جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج ایوان میں صوبائی اسمبلی پنجاب کا ممبر منتخب ہونے پر آپ نے مجھ سے حلف لیا میں اپنی طرف سے اور خاص کر اپنی ہندو برادری کی طرف سے تمام معزز ممبران کو منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور اپنے قائدین میاں محمد نواز شریف

اور میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے اس قابل سمجھا۔ میں اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن) کا وفادار اور محنتی کارکن ہوں لہذا میں اپنے قائدین کو بھرپور اعتماد دلاتا ہوں کہ ملک و قوم کی ترقی کے لئے کام کر کے اپنے قائدین اور ان کا نام بلند کروں گا۔ پاکستان زندہ باد، پاکستان مسلم لیگ (ن) پائندہ باد۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ کس قاعدے کے تحت گفتگو کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے۔ آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے۔ جس میں پہلے محترمہ ثمینہ خاور حیات، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید اور رانا ثناء اللہ خان تینوں صاحبان نے مجھے کہا تھا کہ بلوچستان میں جو سانحہ ہوا ہے اس کے لئے قرارداد پاس کی جائے تو بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ ایوان سے قواعد کی معطلی کی اجازت لی جائے اور اس کے بعد اس تحریک کو پیش کیا جائے۔ وزیر قانون رانا ثناء اللہ خان صاحب، قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، چودھری مونس الٰہی، ایم پی اے، ڈاکٹر سید وسیم اختر، ایم پی اے، چودھری غلام مرتضیٰ، ایم پی اے اور جناب بلال اصغر وڑائچ، ایم پی اے نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115، (2)136 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے بلوچستان میں ہونے والی دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں ذرا اس میں توسیع کر دوں۔ قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید، محترمہ ثمینہ خاور حیات، قاضی احمد سعید صاحب، ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب، چودھری غلام مرتضیٰ صاحب اور جناب بلال اصغر وڑائچ نے مجھ سمیت یہ قراردادیں اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی تھیں۔ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آپ کی صدارت میں یہ طے ہوا کہ سب کی طرف سے ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے تو میں یہ جو قرارداد پیش کر رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: اس میں قاضی صاحب کا نام بھی شامل کیا جائے۔

وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!جی، یہ سب کی طرف سے مشترکہ ہے۔ میں اسے پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی/قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب والا!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ(2)136-115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ(2)136-115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ(2)136-115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

بلوچستان میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات اور بانئ پاکستان قائداعظمؒ کی رہائش گاہ کو نشانہ بنانے کی پُرزور مذمت

وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی / قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور مذمت کرتا ہے، پہلے زیارت میں بانئ پاکستان قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا گیا اور پھر کوئٹہ میں خواتین یونیورسٹی کی معصوم طالبات اور بولان میڈیکل کمپلیکس پر دہشت گردی کے بزدلانہ حملے کئے گئے۔ زیارت میں بانئ پاکستان قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی رہائش گاہ پر حملے پر پوری قوم افسردہ اور صدمے کی کیفیت میں ہے۔ اس واقعہ کے ذمہ داران کو کیفرکردار تک پہنچانا بہت ضروری ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا سدباب کیا جا سکے۔

یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زیارت ریذیڈنسی کو بہت جلد اس کی اصل حالت میں بحال کیا جائے۔ یہ ایوان کوئٹہ میں ہونے والے واقعات میں خواتین یونیورسٹی کی معصوم طالبات اور بولان میڈیکل کمپلیکس پر حملے میں کوئٹہ کے ڈپٹی کمشنر، ڈاکٹروں اور نرسوں کی شہادت پر بھی انتہائی غمزدہ ہے، ان واقعات کے ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ ایوان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ بلوچستان کے معاملے میں تمام قومی اور علاقائی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے تاکہ بلوچستان میں کی جانے والی دہشت گردی کی سرگرمیوں کا مستقل حل تلاش کیا جا سکے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور مذمت کرتا ہے، پہلے زیارت میں بانیٔ پاکستان قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا گیا اور پھر کوئٹہ میں خواتین یونیورسٹی کی معصوم طالبات اور بولان میڈیکل کمپلیکس پر دہشت گردی کے بزدلانہ حملے کئے گئے۔ زیارت میں بانیٔ پاکستان قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی رہائش گاہ پر حملے پر پوری قوم افسردہ اور صدمے کی کیفیت میں ہے۔ اس واقعہ کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانا بہت ضروری ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا سد باب کیا جا سکے۔

یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زیارت ریذیڈنسی کو بہت جلد اس کی اصل حالت میں بحال کیا جائے۔ یہ ایوان کوئٹہ میں ہونے والے واقعات میں خواتین یونیورسٹی کی معصوم طالبات اور بولان میڈیکل کمپلیکس پر حملے میں کوئٹہ کے ڈپٹی کمشنر، ڈاکٹروں اور نرسوں کی شہادت پر بھی انتہائی غم زدہ ہے، ان واقعات کے ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ ایوان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ بلوچستان کے معاملے میں تمام قومی اور علاقائی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے تاکہ بلوچستان میں کی جانے والی دہشت گردی کی سرگرمیوں کا مستقل حل تلاش کیا جا سکے۔"

اس پر کوئی معزز ممبر بات تو نہیں کرنا چاہتا؟

وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! اس قرارداد کی کوئی مخالفت ہی نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان بلوچستان میں ہونے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات کی پُرزور مذمت کرتا ہے، پہلے زیارت میں بانیٔ پاکستان قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا گیا اور پھر کوئٹہ میں خواتین یونیورسٹی کی

معصوم طالبات اور بولان میڈیکل کمپلیکس پر دہشت گردی کے بزدلانہ حملے کئے گئے۔ زیارت میں بانیٔ پاکستان قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی رہائش گاہ پر حملے پر پوری قوم افسردہ اور صدمے کی کیفیت میں ہے۔ اس واقعہ کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچانا بہت ضروری ہے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا سد باب کیا جا سکے۔

یہ ایوان وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ زیارت ریذیڈنسی کو بہت جلد اس کی اصل حالت میں بحال کیا جائے۔ یہ ایوان کوئٹہ میں ہونے والے واقعات میں خواتین یونیورسٹی کی معصوم طالبات اور بولان میڈیکل کمپلیکس پر حملے میں کوئٹہ کے ڈپٹی کمشنر، ڈاکٹروں اور نرسوں کی شہادت پر بھی انتہائی غم زدہ ہے، ان واقعات کے ذمہ داران کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ ایوان شہداء کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان کے سوگوار لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اس ایوان کی یہ رائے بھی ہے کہ بلوچستان کے معاملے میں تمام قومی اور علاقائی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا جائے تاکہ بلوچستان میں کی جانے والی دہشت گردی کی سرگرمیوں کا مستقل حل تلاش کیا جا سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

تعزیت

بلوچستان اور زیارت میں ہونے والی دہشت گردی میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت

وزیر مقامی حکومت و سماجی ترقی / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ ان واقعات میں شہید ہونے والے شہداء سمیت دیگر شہداء کے لئے دعائے مغفرت کروائی جائے۔

جناب سپیکر: قاری صاحب! شہداء کی دعائے مغفرت کے لئے تشریف لائیں۔

(اس مرحلہ پر قاری نور محمد نے شہدائے بلوچستان کے لئے دعائے مغفرت کروائی)

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں پنجاب کے وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ بجٹ تقریر کا آغاز کریں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ پہلے وزیر خزانہ کے منہ سے چیونگم تو نکلوائیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: پہلے تو آپ مجھ سے اجازت لیا کریں اور پھر اس کے بعد بات کیا کریں۔ It doesn't look nice. Thank you very much.

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! Sorry.

سالانہ بجٹ بابت سال 2013-14 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میرے لئے یہ امر اعزاز کی بات ہے کہ مجھے عوام کے اعتماد سے معمور اور ان کی خدمت کے جذبے سے سرشار پاکستان مسلم لیگ (ن) کی نو منتخب حکومت کا پہلا سالانہ بجٹ پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ پاکستان کے عوام نے حکومت پنجاب کی پانچ سالہ کارکردگی کو سراہتے ہوئے 11۔ مئی کو ایک مرتبہ پھر ہماری قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ پنجاب اسمبلی میں مسلم لیگ (ن) کی تاریخی اکثریت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ پنجاب کے عوام اپنی دیانت دار، انتھک، مخلص اور باصلاحیت قیادت پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

2۔ میں اپنے قائدین، وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو خصوصی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ پاکستان کے عوام نے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں وطن عزیز کو مسائل کے بھنور سے نکالنے کی ذمہ داری سونپی ہے۔ ہمارے قائدین کو پاکستان کو درپیش مسائل اور چیلنجز کا مکمل ادراک

ہے۔ میں اس ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس پاکستان کو قائداعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے خوابوں کی تعبیر بنانے کے لئے اپنے شب و روز ایک کر دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

3۔ مسلم لیگ (ن) اپنے قائد وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت ایک ایسے دور کا آغاز کرنے جا رہی ہے جس میں ہمیشہ کی طرح ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف پاکستان کی خدمت کا جذبہ ہو گا۔ مجھے فخر ہے کہ وزیراعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے ہمیشہ کی طرح سیاسی بصیرت کا ثبوت دیتے ہوئے "اقتدار نہیں اقدار" کے نعرہ کو عملی شکل دی ہے۔ بلوچستان میں حکومت بنانے کی اہلیت رکھنے کے باوجود ہماری وژنری قیادت نے بلوچستان کے عوام کے زخموں پر مرہم رکھنے اور انہیں قومی دھارے میں شامل کرنے کے لئے نیشنل ملی پارٹی کے سربراہ ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کو وزیراعلیٰ بلوچستان کے منصب کے لئے نامزد کیا۔ قائد محترم میاں محمد نواز شریف نے خیبر پختونخواہ کے عوام کے mandate کو قابل احترام سمجھتے ہوئے تحریک انصاف کی قیادت کو صوبہ خیبر پختونخواہ میں نہ صرف حکومت بنانے کا موقع دیا بلکہ اسے وفاقی حکومت کے مکمل تعاون کا بھی یقین دلایا ہے۔ اسی طرح حکومت سندھ کو بھی وفاقی حکومت کی مکمل support کی یقین دہانی کروائی گئی ہے۔ یہی وہ راستہ ہے جو وقت کا تقاضا ہے، مجھے فخر ہے کہ ہماری قیادت نے پاکستان کے وسیع تر مفاد میں اسی راستے پر گامزن ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

نگہ بلند، سخن دلنواز، جاں پرسوز
یہی ہے رختِ سفر میر کارواں کے لئے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

4۔ قائد محترم وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے تیسری بار وزیراعلیٰ منتخب ہونے کے بعد اس ایوان میں نو تشکیل شدہ حکومت پنجاب کے وژن کی نشاندہی کی تھی۔ خادم پنجاب نے تاریخی mandate کی تکمیل کے لئے آئندہ پانچ سالہ معاشی وژن کی تیاری درج ذیل اصولوں پر استوار کی ہے:

- ❖ تمام تر حکومتی ذرائع کو بروئے کار لاتے اور نجی شعبہ کو ساتھ لے کر چلتے ہوئے معاشی ترقی کا حصول اور روزگار کے بیش بہا مواقع کی فراہمی۔
- ❖ تعلیم اور صحت کے ثمرات میں اضافہ کے ذریعے افراد کو روزگار کے مواقع سے استفادہ کے قابل بنانا تاکہ ان کا معیار زندگی بلند ہو سکے۔
- ❖ اس امر کو یقینی بنانا کہ صوبے کے غریب ترین عوام اور غریب ترین علاقے صوبے کی معاشی ترقی کے ثمرات سے مستفید ہونے میں دوسروں سے پیچھے نہ رہ جائیں۔

5- عوامی mandate کے تقاضوں پر مبنی معاشی وژن ہم سے درج ذیل مشکل چیلنجوں سے بھی نبرد آزما ہونے کا متقاضی ہے:

- ❖ عوام سے وصول کردہ ٹیکسوں کا ایک ایسا معیاری و منصفانہ استعمال جو شہریوں کو یقین دلا سکے کہ ان کا پیسا انہی کے لئے بہترین تدبیر سے صرف ہو رہا ہے۔
- ❖ عوامی سہولیات کی فراہمی میں عمدگی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ غیر ضروری اخراجات کا قلع قمع۔
- ❖ نظام ٹیکس کو تمام شہریوں کے لئے ایسی منصفانہ بنیادوں پر استوار کرنا کہ اضافی محاصل کا حصول ممکن ہو سکے جو کہ معاشی وژن سے متعلقہ مالی چیلنجز سے نمٹنے میں مددگار ہوں۔
- ❖ اہم انفراسٹرکچر بالخصوص بجلی کی پیداوار سے متعلقہ ان مسائل کا حل جنہوں نے معیشت کو یرغمال بنا رکھا ہے۔
- ❖ امن و امان میں ایسی بہتری کہ نجی شعبہ سرمایہ کاری پر مائل ہو اور شہری سکون و ہم آہنگی سے سرشار ہوں۔

6۔ ہم عوام کے تہہ دل سے مشکور ہیں جنہوں نے وفاق اور صوبائی حکومت کو عوامی ترجیحات کی ایک ہی لڑی میں پرو دیا ہے۔ اس mandate کی بدولت ہم اپنے معاشی وژن کے حصول میں آڑے آنے والے توانائی کے بحران اور امن و امان کے چیلنجوں کو آڑے ہاتھوں لینے کے لئے تیار ہیں اور اس مقصد کے لئے ہمیں وفاق میں اب ایک سازگار ماحول بھی میسر ہے۔

7۔ میری تقریر سے آپ پر یہ واضح ہو جائے گا کہ اس سال کا بجٹ ہماری معاشی ترقی کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کی ایک جامع تدبیر ہے۔ آنے والے ایام میں خادم پنجاب ایک ایسے بھرپور مشاوراتی عمل میں مصروف ہوں گے جس کے نتیجے میں معاشی ترقی کا ایک ایسا روڈ میپ ابھرے گا جس کے معیار کو پرکھا اور ماپا جا سکے گا اور جس کے حصول کے لئے مالی وسائل بھی میسر ہوں گے۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

8۔ توانائی کا بحران آج پاکستان کا سب سے سنگین مسئلہ ہے۔یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ شعبہ توانائی سے متعلق زیادہ اختیارات وفاقی حکومت کے پاس ہیں۔ ہم نے اپنے گزشتہ دور حکومت میں حتی المقدور کوشش کی کہ اپنے آئینی اختیارات کے اندر رہتے ہوئے توانائی کے بحران کو حل کیا جائے تاہم سابقہ وفاقی حکومت کی عدم دلچسپی ہماری ان کوششوں کی راہ میں رکاوٹ رہی۔ میں یہاں حکومت پنجاب کے بگاس یعنی گنے کے پھوگ سے بجلی پیدا کرنے کے منصوبے کا حوالہ دینا چاہوں گا جو کہ ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود سابقہ وفاقی حکومت کی ہٹ دھرمی اور عدم توجہی کی نذر ہوا۔ خدا کے فضل سے اب وفاق میں بھی مسلم لیگ(ن) کی حکومت ہے جو کہ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کی زیر قیادت توانائی کے اس بحران سے نکلنے کی کاوشیں کر رہی ہے۔حکومت پنجاب بھی اسی ضمن میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ انرجی ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ کو ہائیڈل، سولر، کوئلہ، گیس، بائیو گیس اور ہوا سے چلنے والے بجلی کے پیداواری پلانٹس پر کام کرنے کا ٹاسک سونپ دیا گیا ہے۔توانائی کے اس بحران کو حل کرنے کے لئے حکومت پنجاب بگاس سے پیدا ہونے والی بجلی کے منصوبوں کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کو سازگار ماحول فراہم کرے گی۔اس کے ساتھ ساتھ Coal Fired Thermal Power Plant اور چولستان میں سولر پاور جنریشن کو فروغ دینے کے لئے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کی بنیاد پر کام کیا جائے گا۔ہم کوئی بلند و بانگ دعویٰ نہیں کرنا چاہتے لیکن ہماری انتہائی کوشش ہو گی کہ ہم اپنی کارکردگی سے قوم کو اس بحران سے نجات دلائیں۔ مجموعی طور پر توانائی کے شعبے میں مختلف منصوبوں کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 20۔ارب 43 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

9۔ مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت نے گزشتہ پانچ سال میں بیرونی امداد پر انحصار نہ کرنے اور اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی پالیسی اپنائی تھی۔ ہماری یہ کوشش رہی کہ ہم غیر ضروری اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور مالیاتی نظم و نسق کو بہتر بنا کر صوبے کی معیشت کو خود انحصاری کے راستے پر گامزن کریں۔ مجھے فخر ہے کہ تمام تر مسائل کے باوجود ہم اپنی خود انحصاری کی پالیسی پر گزشتہ پانچ سال عمل پیرا رہے اور خادم پنجاب نے آئندہ بھی انہی اصولوں پر چلنے کا اعلان کیا ہے۔

جناب سپیکر!

10۔ آپ کو یاد ہو گا کہ پنجاب حکومت گزشتہ پانچ برسوں میں کفایت شعاری کی پالیسی پر سختی سے عمل پیرا رہی تاکہ حکومتی اخراجات میں کمی کی جاسکے اور اس بچت سے عوامی فلاح و بہبود کی سکیمیں شروع کی جا سکیں۔ سادگی اور بچت کی یہ پالیسی آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھی جائے گی۔ اس ضمن میں پنجاب کے خصوصی احکامات کے تحت درج ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

- گزشتہ برسوں سے ہماری حکومت مسلسل نان سیلری غیر ترقیاتی اخراجات میں باقی اخراجات کی نسبت کمی کر رہی ہے۔اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آئندہ مالی سال میں بھی وزیر اعلیٰ آفس کے بجٹ میں گزشتہ سال کے تخمینہ جات کی نسبت 30 فیصد کمی کر دی گئی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)
- باقی تمام محکموں کے Non-salary اخراجات میں 14-2013 کے تخمینہ جات پر 15 فیصد کم خرچ کیا جائے گا۔
- حکومتی محکموں کی Re-structuring اور Right-sizing کے لئے ایک کمیشن تشکیل دے دیا گیا ہے۔
- محکموں کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے Key Performance Indicators متعین کئے جا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر محکمہ اپنے سہ ماہی اور سالانہ ٹارگٹ ترتیب دے گا اور محکموں کی کارکردگی کو انہی KPIs اور مطلوبہ ٹارگٹ حاصل کرنے سے جانچا جائے گا۔
- محکمہ تعلیم، صحت، پولیس اور عدلیہ کے علاوہ باقی تمام محکموں میں بھرتیوں پر پابندی جاری رہے گی۔
- پوسٹوں کی اپ گریڈیشن پر مکمل پابندی رہے گی۔
- سرکاری گاڑیوں کی خریداری پر پابندی لگا دی گئی ہے۔

- ❖ سادگی کی مثال قائم کرنے کے لئے تمام صوبائی وزراء اپنی سرکاری گاڑیوں پر پاکستانی پرچم آویزاں نہیں کریں گے۔
- ❖ صوبائی وزراء کو سرکاری گھروں کے لئے دی جانے والی فرنیشنگ گرانٹ کو ختم کر دیا گیا ہے اسی طرح صوبائی وزراء کی صوابدیدی گرانٹس کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔
- ❖ گزشتہ پانچ برسوں سے حکومتی محکموں کے لئے فرنیچر، مشینری وغیرہ کی خریداری austerity committee کے ذریعے نہایت کفایت شعاری سے کی جاتی رہی ہے۔یہ سلسلہ آئندہ مالی سال میں بھی جاری رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

11۔ 11۔ مئی کے الیکشن نتائج اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ پاکستان کے باشعور عوام نے بہترین اسلوب حکمرانی یعنی گڈ گورننس کو ووٹ دیئے ہیں۔وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی زیر قیادت مسلم لیگ (ن) کی پنجاب حکومت کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ہم طرز حکمرانی کو بہتر سے بہتر بنائیں۔حکومتی نظم و نسق اور پالیسیوں میں شفافیت اور میرٹ ہمیشہ سے مسلم لیگ (ن) کا طرہ امتیاز رہا ہے۔خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے منتخب ہونے کے فوراً بعد اپنے خطاب میں اس طرف اشارہ کیا تھا۔اس ضمن میں تھانہ کلچر اور پٹوار کلچر کی تبدیلی از حد ضروری ہو چکی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ تعلیم اور صحت عامہ سے متعلق اداروں سے بھی عوام کو روزانہ کی بنیاد پر واسطہ پڑتا ہے۔ہم سب جانتے ہیں کہ ایک ریاست کا اپنے عوام سے رابطہ ان اداروں ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور ان اداروں کی کارکردگی سے ہی عوام ریاست یا حکومت کی کارکردگی کو جانچتے ہیں۔ہمارا فرسودہ نظام عوام کے لئے وبال جان بن چکا ہے۔خادم پنجاب نے یہ اعلان کیا ہے کہ 2014 تک صوبہ پنجاب میں پٹواری نظام یکسر تبدیل کر دیا جائے گا۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ صوبے میں Land Record Management Information System کے انقلاب آفرین منصوبے پر عمل جاری ہے اور اس منصوبے کو 2014 میں مکمل کر لیا جائے گا۔اس منصوبے کی بدولت ایک شفاف اور مؤثر نظام سامنے لایا جا رہا ہے جس کی وجہ سے عوام کو نہ صرف پٹواری کے بستے سے رہائی ملے گی بلکہ شفاف اور درست معلومات کا حصول، رشوت کا خاتمہ اور ریکارڈ کا تحفظ بھی ممکن ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ اب تک LRMIS سسٹم کے تحت پنجاب کے 36اضلاع میں کام شروع کیا جا چکا ہے جن میں سے 12اضلاع میں100 فیصد ڈیٹا انٹری کی جا چکی ہے جبکہ باقی اضلاع میں یہ عمل تیزی سے آخری مراحل میں داخل ہو رہا ہے۔اس سسٹم کے تحت اب تک18 اضلاع میں 40سروس ڈلیوری سنٹر بنائے گئے ہیں۔ جن میں فرد کی کاپی 30منٹ اور انتقال زمین کی تصدیق محض50 منٹ میں کی جارہی ہے۔ عوام کی ریکارڈ تک رسائی24 گھنٹے ممکن بنانے کے لئے ویب سائٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ میں عوام کو یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ صوبہ بھر میں ڈیٹا انٹری کا کام2014 میں مکمل کر لیا جائے گا۔ نیز رجسٹرار اور سب رجسٹرار کے آفس کو بھی کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔یہ تمام اقدامات پٹوار کلچر کے خاتمہ کی طرف ہماری حکومت کے عزم کا مظہر ہیں۔

جناب سپیکر!

13۔ اسی طرح تھانہ کلچر تبدیل کرنے کے لئے ماڈل پولیس سٹیشن کا منصوبہ بھی مسلم لیگ(ن) کے گزشتہ دور حکومت میں شروع کیا گیا تھا۔اس منصوبے کو بھی تیزی سے پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے گا۔ابھی تک حکومت پنجاب100پولیس سٹیشنوں کو ماڈل پولیس سٹیشن کا درجہ دے چکی ہے۔ان ماڈل پولیس سٹیشنوں کے قیام کا بنیادی مقصد عوام اور پولیس کے درمیان خود اعتمادی کی فضا کو فروغ دینا ہے۔اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہم پولیس کو جدید خطوط پر استوار کریں گے۔اس مقصد کے لئے ترکی اور متحدہ عرب امارات کے تعاون سے پولیس کو جدید خطوط پر تربیت دلائی جائے گی۔اسی سمت میں ایک اور قدم Police School of Information and Analysis کا قیام بھی ہے۔ میں اس معزز ایوان کے توسط سے عوام کو یقین دلاتا ہوں کہ ان اقدامات سے تھانہ کلچر اور پٹوار کلچر کو ختم کرنے کے ان منصوبوں کی تکمیل سے پنجاب کے عوام صحیح معنوں میں ایک بہترین طرز حکمرانی سے فیضیاب ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر!

14۔ گڈ گورننس کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے کئی اور اقدامات بھی کئے ہیں۔اس ضمن میں چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:

- حکومت پنجاب نے تمام قوانین ریگولیشن اور بائی لاز کو آن لائن کر دیا ہے تاکہ ان سے ہر خاص وعام مستفید ہو سکے۔
- حکومتی امور میں شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے متعلقہ معلومات تک عوام کی رسائی ناگزیر ہے۔حکومت پنجاب نے عوام کے لئے معلومات کے حق کو یقینی بنانے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
- اسی طرح صوبے میں Sub National Governance کا پروگرام بھی شروع کیا جارہا ہے۔یہ پروگرام عوام کو بہتر انداز سے خدمات فراہم کرنے کے لئے ضلع اور تحصیل کی سطح پر Citizen Service Facilitation Centres قائم کرے گا اور اس مقصد کے لئے 2۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔
- سرکاری اداروں اور محکموں میں Procurements کو مزید شفاف بنانے کے لئے Procurement Reforms لائی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

15۔ حکومت پنجاب کے گزشتہ پانچ سال اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ ہم نے نوجوانوں کے لئے اَن گنت انقلابی منصوبوں کا آغاز کیا۔ان منصوبوں میں نوجوانوں کو سود سے پاک قرضہ جات کی فراہمی،Yellow Cab سکیم، گرین ٹریکٹر سکیم برائے ایگریکلچرل یوتھ اور نوجوان گریجویٹس کے لئے انٹرن شپ پروگرام کے منصوبہ جات شامل ہیں۔ان منصوبہ جات کی افادیت کی وجہ سے ہمارا آج کا نوجوان مایوسیوں کے اندھیروں سے نکل کر ایک نئی صبح کا آغاز کر رہا ہے۔

جناب سپیکر!

16۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ نوجوانوں کو بامقصد زندگی گزارنے اور معاشرے کا کارآمد رکن بنانے کے لئے میں نے جن منصوبہ جات کا ابھی ذکر کیا ہے،ان میں سے بیشتر کو حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں مزید تقویت دے گی۔حکومت پنجاب نے صوبے میں مختلف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں تربیت پانے والے بے روزگار ہنر مندوں کے لئے خود روزگار سکیم کا اجراء کیا۔اس مقصد کے لئے اب تک پنجاب سمال

انڈسٹریز کارپوریشن کے ذریعے ایک لاکھ 68ہزار سے زائد افراد کو تقریباً3۔ارب روپے کے سود سے پاک قرضے جاری کئے جا چکے ہیں۔ان قرضوں کے ذریعے اپنا روزگار شروع کرنے والوں میں خواتین کی شرح 33فیصد ہے۔آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں اس سکیم کو جاری رکھنے کے لئے حکومت پنجاب نے 3۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔مزید برآں ہمیں امید ہے کہ اس منصوبے کا دائرہ کار بڑھانے کے لئے اسلامی ترقیاتی بنک سے تقریباً14 کروڑ ڈالر کا مالی تعاون بھی حاصل ہو جائے گا۔مجھے یقین ہے کہ ہمارے اس منصوبے سے نوجوان نسل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر معاشرے میں اپنا کردار ادا کر سکے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

17۔ ہم نے گزشتہ دور حکومت میں نوجوان گریجویٹس کو عملی تجربہ حاصل کرنے کے لئے سرکاری محکموں میں انٹرن شپ کروانے کا ایک پروگرام شروع کیا تھا۔انٹرن شپ کے مشاہرے کے طور پر ہر زیر تربیت نوجوان کو ماہانہ -/10,000روپے حکومت پنجاب ادا کرتی تھی۔میں انتہائی مسرت سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مالی سال میں بھی اس پروگرام کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ہم نے ایک ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔اس انٹرن شپ پروگرام میں خواتین کو50 فیصد نمائندگی دی جائے گی۔ہم ان نوجوانوں کو نجی اداروں میں تربیت کے لئے بھیجیں گے تاکہ وہ Corporateاور پرائیویٹ سیکٹر کے معاملات اور معمولات کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی میں اس کا فائدہ اُٹھا سکیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

18۔ اب میں معزز ایوان کے سامنے چیدہ چیدہ ترجیحات،اقدامات اور میزانیہ کے خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

19۔ مسلم لیگ(ن) کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسے اقدامات اُٹھائے جائیں جو عام آدمی کے لئے براہ راست سود مند ہو سکیں۔ گزشتہ برسوں کی طرح آئندہ مالی سال 2013-14 کے بجٹ میں غریب دوست سکیموں کو جاری و ساری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:

(i) عام آدمی کو مناسب قیمت پر آٹا فراہم کرنے کے لئے حکومت نے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 28۔ارب روپے مختص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(ii) رمضان المبارک کے دوران عوام کو اشیائے خورد و نوش ارزاں نرخوں پر فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 5۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(iii) رواں مالی سال کی طرح حکومت پنجاب کی طرف سے آئندہ مالی سال میں بھی کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی سہولت کے لئے ارزاں کرسمس بازار لگائے جائیں گے۔

(iv) عوام کو پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں 3۔ارب روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کرنے کی تجویز ہے۔

(v) حکومت پنجاب نے عام آدمی پر علاج معالجے کے اخراجات کے بوجھ کو کم کرنے کے لئے صوبے میں ایک جامع ہیلتھ انشورنس کارڈ سکیم کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس منصوبے کا آغاز صوبے کے مختلف حصوں میں واقع چار پسماندہ ترین اضلاع سے کیا جا رہا ہے۔ بجٹ میں اس مقصد کے لئے 4۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(vi) حکومت نے معاشی طور پر پسماندہ دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کو باعزت روزگار فراہم کرنے کے لئے مال مویشی خرید کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

20. اپنے گھر کا خواب ہر شخص دیکھتا ہے مگر ہر کوئی اس کی تعبیر کی استطاعت نہیں رکھتا۔ مجھے فخر ہے کہ ہماری حکومت نے آشیانہ ہاؤسنگ سکیم جیسی انقلابی سکیم سے اس طبقے کو اپنے گھر کا مالک بنایا جو اس کا خواب دیکھنے کی بھی ہمت نہیں رکھتا تھا۔ ایک انتہائی شفاف نظام کے تحت صرف اور صرف مستحق افراد کو کمپیوٹرائزڈ قرعہ اندازی کے ذریعے ان گھروں کا مالک بنایا گیا۔ یہ منصوبہ ہر لحاظ سے قابل ستائش اور لائق تحسین ہے۔ اپنے ابتدائی خطاب میں خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے آشیانہ ہاؤسنگ سکیموں کا دائرہ کار پورے پنجاب تک بڑھانے کا

اعلان کیا تھا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 3۔ارب روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

21. تعلیم کا فروغ ہمیشہ سے ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح رہی ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں خادم پنجاب کی قیادت میں ہماری حکومت نے فروغ تعلیم کے لئے انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ایک طرف تو دانش سکولوں کے قیام کا منصوبہ حکومت پنجاب کے اعلیٰ اور معیاری تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے وعدے کی طرف ایک اہم قدم ہے تو دوسری طرف ہم نے تمام سرکاری سکولوں میں بہترین تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے لئے بھی اہم اقدامات کئے ہیں۔ بدقسمتی سے سیاسی مخالفین نے دانش سکول جیسے انقلابی منصوبے کو بھی سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی اور اس کی افادیت پر سوال اُٹھایا۔ شاید معاشرے کے غریب طبقات کے بچوں کو اعلیٰ تعلیمی سہولتیں مہیا کرنا ہمارے ناقدین کو گوارا نہیں۔ مجھے فخر ہے کہ حکومت پنجاب اس منصوبے کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے۔یہ منصوبہ معاشی اور سماجی ناہمواریوں کے شکار بے وسیلہ مگر ذہین اور قابل طلباء کو نئے مستقبل کی نوید دے رہاہے۔حکومت پنجاب اب تک 7 مختلف اضلاع میں 14 دانش سکول قائم کر چکی ہے۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں دانش سکولوں کے قیام کے لئے 3۔ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے 6 نئے دانش سکول تعمیر کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

22. مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا عہد ہے کہ پنجاب کا کوئی ذہین اور باصلاحیت طالب علم محض مالی مشکلات کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہماری حکومت نے پانچ سال پہلے طلباء کی تعلیمی معاونت اور ترغیب کے لئے مستقل بنیادوں پر پنجاب ایجوکیشنل انڈوومنٹ فنڈ کا قیام عمل میں لایا ہے۔یہ فنڈ سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف فروغ تعلیم کے لئے میرٹ کی بنیاد پر صرف کیا جاتا ہے۔اس فنڈ میں اب تک حکومت پنجاب نے 9۔ارب روپے کی خطیر رقم مہیا کی ہے جو پورے صوبے میں 50ہزار سے زائد طلباء کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہے۔یہ سلسلہ آئندہ مالی سال میں

بھی جاری رکھا جائے گا اور آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے مزید 2۔ارب روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

23. آپ کو یاد ہو گا کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اپریل 2011 سے خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر ایک مربوط پروگرام "چیف منسٹر ایجوکیشن سیکٹر ریفارم روڈ میپ" کے نام سے شروع کیا۔ اس پروگرام میں طلباء اور اساتذہ کی حاضری اور missing facilities کی دستیابی کو یقینی بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام جاری ہے۔ میں یہاں یاد دہانی کے لئے اس پروگرام کے چیدہ چیدہ خدوخال اور ان کے لئے اگلے مالی سال کے میزانیہ میں اخراجات کی تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گا۔

(i) سکول کونسلز کے لئے ایک ارب روپے کی گرانٹ۔

(ii) طالبات کو وظائف کی مد میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کی گرانٹ رکھی جانے کی تجویز ہے۔ میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ تجرباتی طور پر آئندہ مالی سال سے حکومت پنجاب 3 پسماندہ ترین اضلاع میں جہاں سکولوں میں طالبات کا داخلہ لینے کا رجحان سب سے کم ہے وہاں سے تعلق رکھنے والی طالبات کے وظائف کی رقم کو کم از کم دُگنا کرنے کا پروگرام رکھتی ہے۔

(iii) درسی کتب کی مفت فراہمی کے لئے 3۔ارب 30 کروڑ روپے کی گرانٹ۔

(iv) حکومت پنجاب نے یہ احساس کرتے ہوئے کہ سکولوں کا زیادہ تر بجٹ صرف تنخواہوں میں صرف ہو جاتا ہے ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت non-salary بجٹ میں اضافہ کا پروگرام بنایا ہے اس سلسلہ میں صوبہ بھر سے 9 اضلاع کے سکولوں میں 3۔ارب 50 کروڑ روپے کا اضافی بجٹ دیا گیا ہے۔ سکولوں کے انتظامی اخراجات میں اس اضافے کا مقصد سکولوں میں ترسیل تعلیم کے لئے تمام ضروری سہولیات میّسر کرنا ہے۔ یہ اضافی رقوم سکول کونسلز کے ذریعے خرچ کی جائیں گی۔

(v) صوبے بھر کے تمام گرلز سکولوں میں ہر قسم کی missing facilities جس میں بیت الخلا، چاردیواری، پانی اور بجلی کی فراہمی اور فرنیچر کی کمی وغیرہ شامل ہیں کو اگلے مالی سال میں پورا کیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 3۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

24. بین الاقوامی سطح پر متفقہ طور پر طے کردہ Millennium Development Goals کے مطابق سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو تعلیم تک رسائی مہیا کرنا ہر ریاست کا فرض ہے۔ حکومت پنجاب کی تعلیمی پالیسی اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ترتیب دی گئی ہے۔ ہمارا اوّلین مقصد 100 فیصد انرولمنٹ اور100 فیصد retention ہے۔ یونیورسل پرائمری ایجوکیشن اور یونیورسل سیکنڈری ایجوکیشن کی مہم کے نتیجہ میں حکومت پنجاب یہ کوشش کر رہی ہے کہ سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو سکول میں داخلے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ ان کوششوں کے نتیجے میں اس وقت 57لاکھ سے زائد طلباء اور 48 لاکھ سے زائد طالبات ہمارے تعلیمی نظام کا حصہ بن چکے ہیں۔ اسی طرح حکومت پنجاب کی تعلیمی پالیسیوں کے نتیجہ میں سکولوں میں شرح حاضری تقریباً92 فیصد ہو چکی ہے۔ ہماری کاوشوں کا بنیادی مقصد ان طالب علموں کو تعلیمی نظام کے اندر retain رکھنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس retention ریٹ کو100 فیصد تک لے کر جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

25. حکومت پنجاب کا تعلیم کے فروغ کے لئے ایک اور اہم قدم پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا قیام تھا۔ جس میں پرائیویٹ سیکٹر کو تعلیم کے میدان میں حکومت کے شانہ بشانہ معیاری خدمات سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔ PEF کی بدولت صوبے کے ہزاروں پرائیویٹ سکولوں میں13 لاکھ سے زائد بچے سرکاری خرچ پر نجی سیکٹر کے سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ رواں مالی سال میں PEF کے لئے 6-ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے 7-ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

26. اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں ایسے ہائی سکولز جو کہ اپ گریڈ ہو چکے ہیں میں ایک ارب50 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک ہزار کمپیوٹر لیب کا قیام عمل میں لائے گی۔ مزید ایک ہزار ہائی سکولوں میں50 کروڑ روپے کی لاگت سے سائنس لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ 300ایسی دیہی یونین کونسلیں جہاں پر طالبات کے لئے ہائی

سکول موجود نہیں ہیں وہاں پر موجودہ ایلیمنٹری سکولوں کو بھی اپ گریڈ کیا جائے گا تاکہ ہماری بچیاں اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھ سکیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

27. جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ ہمارا عزم ہے کہ صوبے کا کوئی ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس عزم کی تکمیل کے لئے نجی شعبہ پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لہذا حکومت پنجاب نے پچھلے برس اعلان کیا تھا کہ 5ہزار سے زائد فیس وصول کرنے والے تمام سرکاری اور غیر سرکاری تعلیمی ادارے اپنی 10 فیصد نشستوں پر غریب بچوں کو میرٹ کی بنیاد پر داخلہ دینے اور ان کے تمام تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کے پابند ہوں گے۔ یہ اعلان صوبائی سطح پر قانون سازی کا متقاضی ہے لہذا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ اس اعلان کو عملی شکل دینے کے لئے پنجاب اسمبلی میں قانون سازی کی جائے گی۔ آپ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ حکومت پنجاب کے اس اہم فیصلے سے ہزاروں غریب طالب علم فائدہ اُٹھائیں گے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ معاشرے کے یہ Elite تعلیمی ادارے اپنی سماجی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے حکومت پنجاب کے اس فیصلے پر خُوش دلی سے عملدرآمد کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

28۔ حکومت پنجاب نے نہ صرف بنیادی تعلیم کے لئے اہم اقدامات اٹھائے ہیں بلکہ ہائر ایجوکیشن کی ترقی اور فروغ کے لئے بھی اہم اقدامات کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں ہائر ایجوکیشن کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 6۔ارب 67 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ میں یہاں شعبہ ہائر ایجوکیشن میں جاری منصوبہ جات کی تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

- آئندہ مالی سال میں ایک ارب 47 کروڑ روپے سے 83 کالجوں میں جاری منصوبوں کی تکمیل کے لئے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- کالجوں کی missing facilities کو پورا کرنے اور اضافی سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 12 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔
- آئندہ مالی سال میں لیّہ میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے بہادر سب کیمپس کی تعمیر کا ایک منصوبہ تجویز کیا گیا ہے۔
- آئندہ مالی سال کے بجٹ میں بہاولپور، سیالکوٹ، ملتان اور فیصل آباد میں شروع کی گئی خواتین یونیورسٹیوں کی تکمیل کے لئے مطلوبہ رقوم مختص کی گئی ہیں۔

- کامرس کالجوں کے 13 پراجیکٹس 17کروڑ 55لاکھ کی لاگت سے آئندہ مالی سال میں مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- رکھ ڈیرہ چاہل میں Knowledge City کے قیام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔اس مقام پر 7 نئی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں گی۔
- مریدکے میں حکومت پنجاب ایکKnowledge Park کے قیام کاارادہ رکھتی ہے۔
- حکومت پنجاب سیالکوٹ میں بین الاقوامی سطح کی ایکTechnology University قائم کرنے کا منصوبہ بھی رکھتی ہے۔
- آئندہ مالی سال میں کالا شاہ کاکو میں لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی کے سب کیمپس کے لئے زمین کی الاٹمنٹ کے لئے 31کروڑ12لاکھ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں پنجاب ہائرایجوکیشن کمیشن کے قیام کاارادہ رکھتی ہے۔
- یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ کتب خانوں اور لائبریریوں کا وجود کسی بھی معاشرے کی علمی ترقی کے لئے لازم وملزوم ہے۔ خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر آئندہ مالی سال میں تحصیل کی سطح پر ڈیجیٹل لائبریریاں قائم کرنے کا ایک جامع منصوبہ شروع کیا جارہا ہے۔ میں یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اس مقصد کے لئے نئی عمارات تعمیر کرنے کی بجائے پہلے سے موجود سرکاری عمارتوں کو استعمال میں لایا جائے گا۔
- ہماری حکومت نے طلبہ وطالبات کو لوڈشیڈنگ کی زد سے محفوظ رکھنے کے لئے چیف منسٹر اجالا پروگرام کے تحت 2لاکھ سے زائد سولر ہوم سسٹم میرٹ کی بنیاد پر تقسیم کئے۔ یہ ایک انقلاب آفرین منصوبہ ہے اور اس کی افادیت کے پیش نظر اسے آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

29۔ حفظان صحت کے لئے امراض کی تشخیص اور علاج کے ساتھ ساتھ بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر کو یکساں اہمیت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم بیماریوں سے بچاؤ پر توجہ کر کے حفظان صحت کے اس پہلو کو اتنا مضبوط اور موثر بنائیں کہ عوام کو علاج معالجہ کے لئے کم از کم ہسپتالوں کا رخ کرنا پڑے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے حکومت پنجاب EPI، پینے کے صاف پانی اور نکاسی آب کے منصوبوں کے ساتھ ساتھ عوام میں حفظان صحت کی آگاہی پر خصوصی توجہ دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شہروں کی طرز پر دیہاتوں میں بھی صفائی کے اہتمام کے لئے ایک پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا جارہا ہے۔ اس

پراجیکٹ سے دیہی علاقوں میں صحت کا معیار بلند ہوگا اور دیہاتوں میں پھیلنے والے وبائی امراض کا بھی قلع قمع ہو جائے گا۔اس پروگرام کا آغاز ابتدائی طور پر کچھ منتخب دیہات میں کیا جائے گا۔اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال میں 200 ملین روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

30۔ بیماریوں سے بچاؤ کے لئے لیڈی ہیلتھ ورکرز کا کردار ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کی خدمات EPI، فیملی پلاننگ، زچہ و بچہ کی صحت سے متعلقہ امور اور پولیو مہم میں استعمال کی جاتی ہیں۔یہ ہمارا شعبہ صحت کا وہ تربیت یافتہ طبقہ ہے جس کی رسائی عوام تک ہوتی ہے۔ان لیڈی ہیلتھ ورکرز کا ایک دیرینہ مطالبہ ان کی مستقل ملازمت کا تھا۔ ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے رواں مالی سال میں 52,853 لیڈی ہیلتھ ورکرز اور متعلقہ سٹاف کو مستقل کیا۔حکومت پنجاب ان سے یہ امید رکھنے میں حق بجانب ہے کہ اب وہ اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریاں پوری توجہ اور دیانتداری سے ادا کریں گی۔مزید برآں حکومت پنجاب Punjab Reproductive, Maternal, New Born and Child Health Authority تشکیل دینے کے لئے بھی قانون سازی کر رہی ہے۔یہ اتھارٹی بنیادی طور پر لیڈی ہیلتھ ورکرز پروگرام کی تمام سرگرمیوں کو منظم کرے گی۔اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب نوزائیدہ بچوں کے لئے بلا تعطل طبی خدمات کی فراہمی کے لئے 2۔ارب روپے کی لاگت سے ایک پروگرام Integrated Reproductive, Maternal, New Born and Child Health and Nutrition Programme پنجاب کے تمام اضلاع میں شروع کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

31۔ انسانی صحت کے لئے پینے کے صاف پانی کی اہمیت سے ہم سب آگاہ ہیں۔صاف پانی کی عدم فراہمی بہت سی بیماریوں کو جنم دیتی ہے۔میڈیکل سائنس کے مطابق تقریباً 60 فیصد بیماریوں کے جراثیم گندے پانی میں جنم لیتے ہیں جس کا تدارک محض صاف پانی کی فراہمی سے ممکن ہے۔اگر صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنا دیا جائے اور نکاسی آب کا مناسب بندوبست ہو تو صحت کے شعبہ پر اٹھنے والے اخراجات میں خاطر خواہ کمی کی جا سکتی ہے لہذا حکومت پنجاب نے یہ

فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں خصوصی طور پر دیہی علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے جائیں گے اور جاری شدہ سکیموں کو بھی مکمل کیا جائے گا۔اس مقصد کے لئے 10۔ارب 87 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

32۔ حکومت پنجاب ہسپتالوں میں جدید طبی سہولیات کی فراہمی پر اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی پروگرام میں شعبہ صحت کے لئے 17۔ارب روپے کی رقم مختص کی ہے۔ شعبہ صحت کے مختلف منصوبہ جات کو رقوم مختص کرتے ہوئے اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ جاری شدہ منصوبہ جات یا تو مکمل ہو جائیں یا جزوی طور پر اس طرح مکمل ہوں کہ وہ علاج معالجہ کی سہولیات بہم پہنچا سکیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

- مالی سال 14-2013 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں 138 منصوبہ جات شامل ہیں جن میں سے 112 جاری شدہ اور 26 نئے منصوبے شامل ہیں۔مالی سال 14-2013 میں 35 جاری شدہ اور 11 نئے منصوبہ جات مکمل ہوں گے۔
- گزشتہ برسوں کی طرح آئندہ مالی سال 14-2013 میں بھی یہ کوشش کی گئی ہے کہ جنوبی پنجاب میں صحت عامہ کے لئے وافر رقوم فراہم کی جائیں۔ اس ضمن میں چلڈرن ہسپتال ملتان، نشتر ہسپتال ملتان کے برن سنٹر، بہاول وکٹوریہ ہسپتال کے شعبہ کارڈیالوجی، بہاولپور میں نئے قائم شدہ 410 بستروں کے ہسپتال، شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان کے قیام اور بہاول وکٹوریہ ہسپتال میں تھیلیسیمیا کے مریضوں کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے ایک ارب 48 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

33۔ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گزشتہ سال شروع ہونے والے چار نئے میڈیکل کالجوں کی تکمیل کے لئے ایک خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ حکومت نے ان کالجوں کے ساتھ ملحقہ D.H.Q ہسپتالوں کو تدریسی ہسپتال کے معیار کے برابر لانے کے لئے 20 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔اس منصوبے کے تحت D.H.Q ہسپتال واقع ڈی جی خان، ساہیوال، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کو upgrade کیا جائے گا۔آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب نے مختلف بیماریوں جن میں ہیپاٹائٹس اور ٹی بی شامل ہیں، پر قابو پانے اور زچہ و بچہ کی صحت کے

ایک مربوط پروگرام کے لئے 2۔ارب 10کروڑروپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ فیصل آباد میں بچوں کے چلڈرن ہسپتال کے قیام کے لئے 50لاکھ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب 5کروڑ روپے کی لاگت سے ایمبولینسز کی خریداری کا ایک جامع منصوبہ بھی رکھتی ہے تاکہ مریضوں کو بروقت طبی امداد دی جا سکے۔

جناب سپیکر!

34۔ حکومت پنجاب گزشتہ پانچ برسوں سے امراضِ گردہ کے مریضوں کو مفت dialysis کی سہولت مہیا کر رہی ہے۔آئندہ مالی سال میں بھی اس کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لئے 30کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔اسی طرح D.H.Q اور T.H.Q ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کے لئے 50کروڑ روپے کی رقم مہیا کی جائے گی۔ میں یہاں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ رقم ضلعی بجٹ کے علاوہ ہوگی۔ وزیر آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کو functional کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور اس ضمن میں حکومت پنجاب نے 104 پوسٹوں کی منظوری دے دی ہے۔اس کے علاوہ آئندہ مالی سال میں اس ادارے کے جاری اخراجات کے لئے 4کروڑ 17لاکھ روپے کی رقم بھی مختص کر دی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

35۔ ڈینگی کے تدارک کے لئے ہماری کاوشیں آپ سب کے سامنے ہیں اور ڈینگی کے خلاف یہ جنگ ایک مسلسل عمل ہے۔بدقسمتی سے اب پنجاب کی عوام کو خسرے کی وباء کا سامنا ہے۔ خسرے کی وباء کا تدارک کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر 24۔جون 2013 سے 18۔اضلاع کے تمام بچوں کو مفت vaccination کی مہم کا آغاز کیا جا رہا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ تمام ہسپتالوں میں ایسے انتظامات کئے گئے ہیں کہ خسرے سے متاثرہ بچوں کا فوری علاج ممکن ہو سکے۔ میں یہ بات معزز ایوان کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب نے خسرے کی وبا سے نمٹنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر تمام ہسپتالوں میں متعلقہ vaccine بہم پہنچائی ہے اور اس مد میں حکومت پنجاب نے رواں مالی سال کے دوران 74کروڑ روپے جاری کئے ہیں۔

جناب سپیکر!

36۔ ادویات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ملتان، راولپنڈی اور لاہور میں تین ڈرگ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں اور فیصل آباد اور راولپنڈی میں غذائی معیار کو جانچنے کے لئے دو فوڈ ٹیسٹنگ لیبارٹریوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے اور اس مقصد کے لئے 15 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

37۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ صوبے میں انفراسٹرکچر کو بڑھایا جائے اور موجودہ انفراسٹرکچر کو مضبوط اور فعال بنایا جائے۔گزشتہ پانچ برسوں میں حکومت پنجاب نے انفراسٹرکچر کی ترقی پر خصوصی توجہ دی ہے۔یہ سلسلہ آئندہ بھی جاری رکھا جائے گا۔ایک طرف تو حکومت پنجاب اپنے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شعبہ انفراسٹرکچر کی بحالی اور اضافے کے لئے گراں قدر رقوم مہیا کر رہی ہے تو دوسری طرف آئندہ مالی سال میں ایک نئی طرز کا انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ فنڈ بھی قائم کرنے جا رہی ہے۔یہ ایک انتہائی منفرد منصوبہ ہے جس کا بنیادی مقصد مالی طور پر قابل عمل منصوبوں کو انتہائی کم حکومتی اخراجات سے مکمل کرنا ہے۔مجھے امید ہے کہ یہ جدّت آمیز پروگرام ہمارے صوبہ کی انفراسٹرکچر کی ضروریات کو پورا کرنے میں ہمارا ممد و معاون ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر!

38۔ جیسا کہ میں نے ابھی ذکر کیا کہ ہم سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت شعبہ انفراسٹرکچر کے لئے خطیر رقم مہیا کر رہے ہیں۔چنانچہ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں شاہرات کی تعمیر و توسیع کے لئے 29۔ارب 22 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔یہاں میں عوامی فلاح و بہبود کے چند بڑے منصوبہ جات کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا:۔

- بہاولپور حاصل پور روڈ کی توسیع و مرمت
- دریائے راوی پر اضافی پُل کی تعمیر
- دریائے جہلم لنگر وال کے مقام پر پُل کی تعمیر
- لیہ میں دریائے سندھ پر پُل کی تعمیر
- گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ کو دورویہ کرنے کا منصوبہ
- منڈی فیض آباد سے مانگٹانوالہ تک لاہور جڑانوالہ روڈ کو دورویہ کرنے کا منصوبہ

- لاہور، سرگودھا، میانوالی اور بنوں روڈ کی توسیع
- جنڈتراپ روڈ کی توسیع

جناب سپیکر!

39۔ صنعتی ترقی معاشی استحکام کے لئے لازم و ملزوم ہے۔اس ضمن میں حکومت پنجاب نے اپنے گزشتہ دورِ حکومت میں پنجاب کے مختلف شہروں یعنی رحیم یار خان، وہاڑی اور بھلوال میں جدید اور تمام سہولیات سے آراستہ Industrial Estates قائم کرنے کے منصوبوں کا آغاز کیا تھا۔آئندہ مالی سال میں موٹروے کے ساتھ ایک Economic Zone/صنعتی شہر قائم کرنے کی بھی تجویز ہے۔آئندہ مالی سال میں ان منصوبہ جات کی تکمیل کے لئے 3۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

40۔ پنجاب کے تمام بڑے شہروں کو ترقی کے یکساں مواقع میسر کئے جائیں گے۔اس سلسلے میں فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی اور گوجرانوالہ کے شہروں کو ہر لحاظ سے جدید سہولیات اور ضروری انفراسٹرکچر سے آراستہ کیا جائے گا تاکہ ان شہروں کو صوبائی دارالحکومت کے ہم پلہ لایا جاسکے۔اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 10۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

41۔ پنجاب کے کئی شہر اپنی مخصوص مہارتوں اور دستکاریوں کی بدولت پہچانے جاتے ہیں۔اگر ان دستکاریوں اور مہارتوں کو ترقی دی جائے تو نہ صرف کاریگروں اور دستکاروں کی بے انتہا حوصلہ افزائی ہوگی بلکہ ملکی معیشت پر بھی مثبت اثر پڑے گا۔خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر ایسی مہارتوں کی ترویج اور تشہیر کے لئے ایک plan ترتیب دیا گیا ہے۔اس منصوبے کے تحت دستکاریوں سے منسلک شہروں کے قریب واقع بڑی شاہراہوں اور موٹروے پر تشہیری مراکز قائم کئے جائیں گے۔اس ضمن میں آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 2۔ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

42- مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے صوبہ میں ترقیاتی تفاوت کو کم کرنے کے لئے جنوبی پنجاب کی ترقی پر گزشتہ پانچ برسوں میں خصوصی توجہ دی۔ یہ مسلم لیگ (ن) ہی کی حکومت تھی جس نے جنوبی پنجاب کے لئے مختص کردہ فنڈز کو اس کی آبادی کے تناسب سے زیادہ رکھنے کی روایت کا آغاز کیا اور اس پر سختی سے کاربند رہی۔ مجموعی طور پر آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں جنوبی پنجاب کے مختلف منصوبوں کے لئے 93۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل ترقیاتی بجٹ کا 32 فیصد ہے جبکہ جنوبی پنجاب کی آبادی پنجاب کی کل آبادی کا 31 فیصد ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی پر خادمِ پنجاب کی بھرپور توجہ رہی ہے اور میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ یہ خادمِ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی کاوشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ جنوبی پنجاب کی عوام نے حالیہ الیکشن میں مسلم لیگ (ن) کا بھرپور ساتھ دیا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مالی سال 09-2008 سے جنوبی پنجاب کے عوام کی محرومی کو دُور کرنے کے لئے جنوبی پنجاب ترقیاتی پروگرام (SPDP) شروع کیا گیا ہے۔ یہ پروگرام اسی جوش و جذبہ سے آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ مزید برآں جنوبی پنجاب میں غربت کے خاتمے کے لئے جاری کئے گئے منصوبے جن میں Southern Punjab Poverty Alleviation Programme اور Punjab Economic Opportunity Programme شامل ہیں، کو آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

43- خادم پنجاب کی خصوصی ہدایت پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں جنوبی پنجاب کے تمام سکولوں میں ہر قسم کی سہولیات کی کمی کو ایک سال کی مدت میں پورا کر لیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں اس ضمن میں 2۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جنوبی پنجاب کی ترقی کی جانب ایک اور قدم وہاں پر سیاحت کو فروغ دینا بھی ہے۔ فورٹ منرو ہمارا تاریخی ورثہ ہے۔ خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی خصوصی ہدایت پر اسے ایک بھرپور سیاحتی مقام کے طور پر ترقی دی جائے گی اور اس ضمن میں وہاں پر ضروری انفراسٹرکچر کی فراہمی کے ساتھ ساتھ

چیئر لفٹ وغیرہ کی تنصیب کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ایک انقلابی منصوبہ ثابت ہوگا جو کہ اس علاقے کی تعمیر و ترقی کے لئے اہم کردار ادا کرے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

44۔ آج کی دنیا انفارمیشن ٹیکنالوجی کی دنیا ہے۔ دنیا سمٹ کر ایک global village بن چکی ہے۔ گزشتہ دور حکومت میں ہم نے طالب علموں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کو فروغ دینے کے لئے انقلابی اقدامات کئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مسلم لیگ(ن) کی حکومت نے نوجوان طالبعلموں میں صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ تقسیم کئے۔ یہ انقلاب آفریں منصوبہ ہے۔ آج کا نوجوان طالب علم اس لیپ ٹاپ کو علمی مقاصد کے لئے استعمال کر کے اپنی استعداد کار میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس منصوبے کی افادیت کے پیش نظر آئندہ مالی سال میں بھی اس منصوبے کو جاری رکھا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

45۔ حکومت پنجاب نے گزشتہ پانچ برسوں میں پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم کی بحالی کے لئے انقلابی اقدامات کئے ہیں۔ پنجاب کے بڑے شہروں میں ایئر کنڈیشنڈ بسیں معیاری سفری سہولیات مہیا کر رہی ہیں۔ لاہور میں میٹرو بس سروس کا منصوبہ انتہائی کامیاب ثابت ہوا ہے۔ میٹرو بس سسٹم کا یہ منصوبہ آئندہ برسوں میں پنجاب کے مزید تین بڑے شہروں یعنی راولپنڈی، ملتان اور فیصل آباد میں بھی شروع کیا جا رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

46۔ پنجاب کی معیشت کا دارومدار زراعت پر ہے۔ توانائی کے بحران نے ہمارے کاشتکار بھائیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ بجلی کے بحران کے سبب ہمارے کاشتکار اپنے ٹیوب ویل نہیں چلا سکتے۔ اس سے ایک طرف تو ہماری زرعی پیداوار میں کمی ہوئی تو دوسری طرف ہمارا کاشتکار طبقہ معاشی بدحالی کا شکار ہوا۔ اس صورتحال کے ازالے کے لئے خادم پنجاب نے اس معزز ایوان میں اپنے خطاب کے دوران چھوٹے کاشتکاروں کو بائیو گیس اور شمسی توانائی سے چلنے والے ٹیوب ویلوں کی فراہمی کا بھی اعلان کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں 7۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

47۔ زراعت کے شعبہ میں ترقی کے لئے حکومت پنجاب نے ایک فقید المثال منصوبہ Punjab Irrigated Agricultural Productivity Improvement Project کا آغاز اپنے گزشتہ دور حکومت میں کیا تھا۔ اس منصوبے کی کل مالیت 36۔ارب روپے ہے۔ اس منصوبے میں سات ہزار کھالوں کی پختگی، ایک لاکھ 20 ہزار ایکڑ پر High Efficiency Irrigation System کی تنصیب، زمین کو ہموار کرنے کے لئے تین ہزار لیزر یونٹس کی فراہمی اور جدید ذرائع آبپاشی کا استعمال شامل ہے۔ رواں مالی سال میں اس منصوبے پر 3۔ارب 85 لاکھ روپے صرف کئے گئے ہیں جبکہ آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے 4۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔ یہ ہمہ جہتی منصوبہ زراعت کے لئے خوش آئند ثابت ہوگا اور ملکی پیداوار میں اضافے اور کاشتکار بھائیوں کو معاشی استحکام کی طرف لے کر جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

48۔ زرعی شعبہ میں پیداواری صلاحیت میں اضافہ، ریسرچ، آبی وسائل کی فراہمی اور کاشتکاروں کی صلاحیت میں اضافہ ہمارا بنیادی مقصد ہوگا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم زرعی تعلیم و تحقیق کی طرف بھی توجہ مرکوز کریں لہذا زراعت کی تعلیم کے فروغ کے لئے ملتان میں ایگریکلچر یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ اسی طرح زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا ایک ذیلی کیمپس بورے والا میں بھی قائم کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح زراعت کے شعبے میں قائم ریسرچ انسٹیٹیوٹ کو انتظامی طور پر پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت مزید فعال بنانے کی تجویز ہے۔ مجموعی طور پر زراعت کے شعبہ کی ترقی کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 5۔ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

49۔ دیہی معیشت میں لائیو سٹاک کا ایک اہم کردار ہے۔ میں یہ معزز ایوان کو بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے دیہاتوں میں 30 سے 35 ملین آبادی کا انحصار مال مویشیوں اور ان سے متعلقہ شعبہ جات پر ہے۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے اس شعبہ پر خصوصی توجہ دی ہے اور آئندہ مالی سال 14-2013 میں لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ شعبہ کی ترقی کے لئے

سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک ارب 44کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ مزید برآں جنگلات کے تحفظ اور بہتری کے لئے ایک ہمہ جہتی پالیسی ترتیب دی جارہی ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر جنگلات کا سیٹلائٹ سروے کروایا جائے گا۔اس ضمن میں 5۔کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

50۔ زراعت کا شعبہ ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے جس کا انحصار ایک جامع نظام آبپاشی پر ہے۔ پنجاب کا محکمہ آبپاشی دنیا کے سب سے بڑے نہری نظام کا حامل ہے جس کو بہتر بنائے بغیر زرعی خود کفالت کا تصور ممکن نہیں۔ مالی سال 14-2013 میں محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی کاموں کے لئے 22۔ارب 40 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل اہم ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔

- ❖ پنجاب کے مختلف بیراجوں جن میں جناح بیراج، نیو خانکی بیراج، بلوکی بیراج اور سلیمانکی بیراج شامل ہیں، کی مرمت اور بحالی کے جامع منصوبہ پر کام کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اربوں روپے مالیت کے یہ منصوبہ جات آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھے جائیں گے۔
- ❖ پنجاب کے آبپاشی نظام میں بہتری کے منصوبے Punjab Irrigation System Improvement Project اور بحالی لوئر چناب کینال سسٹم پارٹ B پر کام شروع کر دیا گیا ہے۔ ان منصوبوں پر لاگت کا تخمینہ بالترتیب 9۔ ارب 20 کروڑ اور 9۔ ارب 14 کروڑ روپے ہے۔ ان منصوبہ جات کے تحت جنوبی پنجاب کے اضلاع ڈیرہ غازی خان، راجن پور، جھنگ اور بہاولنگر میں نہروں کی بحالی کا کام شروع کیا گیا ہے۔
- ❖ صوبے کے پسماندہ علاقوں میں جہاں نہری نظام نہیں ہے، خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ ان علاقوں میں دستیاب پانی کے وسائل کو استعمال میں لانے کے لئے منصوبے بنائے گئے ہیں تاکہ پوٹھوہار، چولستان اور ڈیرہ غازی خان کے علاقوں کو بھی ترقی اور خوشحالی کے سفر میں شریک کیا جاسکے۔
- ❖ اس وقت پوٹھوہار کے علاقے میں 9 ڈیموں پر کام ہو رہا ہے۔ جن کا تخمینہ لاگت 9۔ارب 74 کروڑ روپے ہے ان میں سے 7 ڈیم جون 2014 تک مکمل ہو جائیں گے اور چراہ ڈیم جو کہ CDA اور پنجاب حکومت کی مشترکہ کاوشوں سے بن رہا ہے، اس کا کام جون 2015 تک مکمل ہو جائے گا۔
- ❖ بارانی علاقوں کو خشک سالی کے اثرات سے بچانے کے لئے ایک مربوط پروگرام شروع کیا جارہا ہے۔ اس مقصد کے لئے ابتدائی طور پر 25 کروڑ روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔

❖ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت کے مطابق پانی چوری کو روکنے کے لئے ایک مربوط پالیسی اور مؤثر لائحہ عمل تیار کیا گیا ہے جس کے تحت پانی چوری کے واقعات کی روک تھام کو یقینی بنایا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

51۔ عوام کے لئے انصاف کا بروقت اور ارزاں حصول ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ماتحت عدلیہ میں ججز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے ایک ہزار نئی پوسٹیں قائم کر دی ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ عدلیہ کو بہترین انفراسٹرکچر کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں ایک ارب 71 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

52۔ معاشرے کی ترقی میں خواتین کے کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت پنجاب نے خواتین کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے گزشتہ دور حکومت کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی عملی اقدامات اٹھائے گی۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حکومت پنجاب نے پہلی مرتبہ خاتون محتسب کا تقرر کیا ہے۔ آئندہ مالی سال 14-2013 کے بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف منصوبہ جات کا آغاز کیا جائے گا۔ ان میں بے آسرا خواتین کے لئے دارالامان اور پنجاب کی تمام تحصیلوں میں ورکنگ وومن کے لئے ہوسٹلز کا قیام شامل ہے۔اس کے علاوہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے ایک ارب روپے کی اضافی رقم بھی آئندہ مالی سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

53۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) نے اپنے منشور میں بتدریج محنت کش کی کم از کم تنخواہ 15,000 روپے کرنے کا اعلان کیا ہے۔اس ہدف کی طرف ہم پہلا قدم اٹھا رہے ہیں اور ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مالی سال میں مزدور کی کم از کم تنخواہ میں اضافہ کر کے اسے 10,000 روپے ماہانہ کر دیا جائے۔ مزدور بھائیوں کے لئے اس کے علاوہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ذریعے اگلے مالی سال میں 6۔ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 2000 فلیٹس گوجرانوالہ، قصور، ملتان اور وار برٹن میں تعمیر کئے جائیں گے۔ مزدور بھائیوں کے 12 ہزار بچوں کو تعلیمی وظائف بھی دیئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

54۔ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں ہمارے غیر مسلم بھائی بہنوں کا کردار کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ اقلیتی برادری کی فلاح و بہبود کے لئے طلبہ کے وظائف، کرسمس کے موقع پر مسیحی برادری کے لئے تحائف اور کرسمس بازار قائم کرنے کے منصوبے شامل ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

55۔ خصوصی بچوں کی کفالت اور نگہداشت کرنا کسی بھی معاشرے کے صحت مند ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ حکومت پنجاب کوشش کر رہی ہے کہ خصوصی بچوں کی تعلیم اور بحالی کے لئے ایسے اقدامات اٹھائے کہ وہ عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزار سکیں اور عام بچوں کی طرح اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں۔ حکومت پنجاب نے خصوصی بچوں کے لئے مفت درسی کتب، وظائف، پک اینڈ ڈراپ، مفت کھانے اور رہائش کی سہولیات کا انتظام کیا ہے۔ اسی طرح اگلے مالی سال میں خصوصی افراد کی آسانی کے لئے تمام سرکاری بلڈنگوں میں Ramp بنائے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ خصوصی تعلیمی اداروں میں سولر پینل فراہم کئے جائیں گے تاکہ خصوصی افراد کی تعلیم و تربیت لوڈشیڈنگ سے متاثر نہ ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

56۔ آبادی میں اضافہ بے شمار مسائل کو جنم دیتا ہے۔ آبادی پر کنٹرول کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے پاپولیشن ویلفیئر پروگرام متعارف کروایا ہے۔ اس پروگرام کے تحت Contraceptives کے استعمال کی شرح میں بتدریج اضافہ کرکے آئندہ دو سالوں میں 40 فیصد تک کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پروگرام بنیادی طور پر عوام میں خاندانی منصوبہ بندی جیسے اہم معاملہ پر آگاہی پیدا کرے گا۔

جناب سپیکر!

57۔ یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ عوامی ترقی و بہبود کے منصوبہ جات صوبائی محاصل میں اضافے کے بغیر ممکن نہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ صوبے کی آمدنی میں اضافے کے حوالے سے پچھلی بجٹ تقریر میں حکومت نے پنجاب ریونیو اتھارٹی کی تشکیل کرنے اور خدمات پر سیلز ٹیکس خود وصول کرنے کا اعلان کیا تھا۔ حکومت نے اس وعدے کو پورا کیا اور

مجھے یہ بتاتے ہوئے انتہائی مسرت ہو رہی ہے کہ حکومت نے پنجاب ریونیو اتھارٹی کے ذریعے مالی سال13-2012 میں ٹیکس کے دائرہ کار میں کسی اضافے کے بغیر 37۔ارب روپے کی ٹیکس وصولی کی جو کہ مالی سال12-2011 میں FBR کی جانب سے کی جانے والی وصولی سے تقریباً 15۔ارب روپے زیادہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

58۔ خود انحصاری کے بغیر کوئی قوم ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے اور نہ ہی بین الاقوامی سطح پر اپنے وقار کا دفاع کر سکتی ہے۔ ہماری حکومت نے ہمیشہ ایسے اقدامات اٹھائے ہیں جن سے ہماری قوم کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے میں مدد ملے گی۔ خود انحصاری کی یہ منزل حاصل کرنے کے لئے ہم نے حکومتی اخراجات میں کمی کی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آمدنی کے نئے ذرائع تلاش کرنے اور موجودہ ذرائع کا دائرہ کار بڑھانے کی کوشش کی ہے۔تاہم اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ ہم غریب طبقے پر کسی قسم کا کوئی نیا ٹیکس نہیں لگائیں گے اور صرف وہ طبقہ جو ٹیکس دینے کی استطاعت رکھتا ہے اس کو ٹیکس نیٹ میں لایا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

59۔ ہماری حکومت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ Stagflation کے دور میں معاشی سرگرمیوں کو ٹیکس میں لایا جائے اور نہ ہی کوئی ایسا ٹیکس نافذ کیا جائے جس کا بوجھ غریب اور متوسط طبقہ پر آتا ہے البتہ انتہائی پُرتعیش طرز زندگی کو ہم نے پہلے بھی ٹیکس کیا تھا اور اس مرتبہ اس میں اضافہ کرتے ہوئے دو کنال اور اس سے اوپر گھروں پر یک وقتی لگژری ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔اس کے تحت دو سے چار کنال پر محیط رہائشی بنگلہ جات پر 5 لاکھ روپے، چار سے آٹھ کنال پر محیط بنگلہ جات پر 10 لاکھ روپے اور آٹھ کنال سے بڑے بنگلہ جات پر 15 لاکھ روپے وصول کیا جائے گا۔ میں یہاں یہ واضح کر دوں کہ وہ بیوگان جو چار کنال سے کم گھر کی مالکہ ہوں گی ان کو اس ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

60. زراعت پر ٹیکس کا قانون 1997 میں ہماری ہی حکومت نے پہلی مرتبہ متعارف کروایا تھا۔ آئندہ مالی سال سے زرعی انکم ٹیکس کے قانون کو مؤثر انداز میں نافذ کروایا جائے گا۔ بڑے زمینداروں اور جاگیرداروں سے ٹیکس وصول کر کے چھوٹے کاشتکاروں کی فلاح و بہبود کے

لئے اضافی وسائل مہیا کئے جائیں گے۔اس کے علاوہ پراپرٹی کی خرید وفروخت میں سٹہ بازی کی حوصلہ شکنی کرنے اور رہائشی پلاٹس کو عام آدمی کی دسترس میں رکھنے کے لئے بیع پر Capital Gains Tax نافذ کرنے کی تجویز ہے۔اس کے علاوہ ٹیکس کے مدات میں اضافہ موجودہ ٹیکسوں کو rationalize کرکے،ان کے دائرہ کار میں وسعت لاکر اور انتظامی بہتری لاکر کیا جائے گا۔البتہ یہاں بھی یہ خاص خیال رکھا جائے گا کہ ان کا بوجھ غریب اور متوسط طبقے پر نہ ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

61. تجویز کردہ بجٹ کے مطابق حکومت پنجاب اگلے مالی سال کے دوران ٹیکس کی مد میں 126۔ارب 7کروڑ کا ہدف تجویز کر رہی ہے جو رواں مالی سال کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات سے 40فیصد زیادہ ہے۔یہ ایک تاریخی اضافہ ہے اوراس سے نہ صرف ترقیاتی کاموں کے لئے اضافی وسائل مہیاں ہوں گے بلکہ یہ صوبائی خود انحصاری کی طرف بھی ایک اہم قدم ہے۔ البتہ non tax وصولیاں جن میں ہسپتال پرچی فیس اور ٹریفک چالان وغیرہ شامل ہیں، کوئی اضافت نہیں کی جارہی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

62. اب میں معزز ایوان کے سامنے مالی سال 14-2013 کے حکومت پنجاب کے ترقیاتی بجٹ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔مالی سال 14-2013 کے لئے حکومت پنجاب نے 290۔ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ پیش کیا ہے جس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام 240۔ارب روپے کا ہے اور 50۔ارب روپے دیگر ترقیاتی مدات میں صرف کیا جائے گا۔ مالی سال 13-2012 کے تخمینہ جات کے مقابلے میں آئندہ مالی سال 14-2013 کے ترقیاتی بجٹ میں 16فیصد جبکہ مالی سال 13-2012 کے ترمیم شدہ بجٹ کی نسبت آئندہ مالی سال میں یہ اضافہ تقریباً 114۔ارب روپے کا ہے۔شعبہ وار مختص رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے:

سماجی شعبہ جات کے لئے	90۔ارب 79کروڑ روپے
انفراسٹرکچر کے لئے	90۔ارب 71کروڑ روپے
پیداواری شعبہ جات کے لئے	11۔ارب 9کروڑ روپے
خدمات کے شعبہ کے لئے	13۔ارب 55کروڑ روپے
متفرق شعبہ جات کے لئے	9۔ارب روپے

سپیشل پروگرام کے لئے	24۔ارب84کروڑروپے
دیگر ترقیاتی ترجیحات کے لئے	50۔ارب روپے

جناب سپیکر!

63. اب میں آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہوں گا۔General Revenue Receiptsکا تخمینہ 871۔ارب95کروڑ روپے ہے۔قابل تقسیم محاصل سے پنجاب کے حصے کا تخمینہ702۔ارب12کروڑروپے ہے۔صوبائی محصولات بشمول ٹیکس ونان ریونیو کی مد میں169۔ارب83کروڑروپے موصول ہونے کی امید ہے۔

جناب سپیکر!

64. مالی سال 14-2013 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 607۔ارب 56کروڑ 93لاکھ 11ہزارروپے ہے۔رواں مالی سال کے ترمیم شدہ جاری اخراجات کے مقابلے میں یہ اضافہ صرف10.5فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

65. اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے چیدہ چیدہ سیکٹرز میں مختص کئے گئے جاریہ اخراجات کاایک مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتاہوں۔ان میں:

PFCایوارڈ کے تحت مقامی حکومتوں کو دیئے جانے والے فنڈز کا تخمینہ239۔ارب روپے

پبلک آرڈر اینڈ سیفٹی کے لئے	93۔ارب71کروڑروپے
جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے	101۔ارب 6کروڑروپے
مجموعی طور پر صوبائی اور ضلعی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے	210 ۔ارب روپے
مجموعی طور پر صوبائی اور ضلعی سطح پر شعبہ صحت کے لئے	82۔ارب روپے
صوبائی سطح پر محکمہ زراعت کے لئے	13۔ارب روپے
سرکاری ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کے لئے	74۔ارب93کروڑروپے اور

عوام کے لئے سبسڈی کی مد میں36۔ارب روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں حکومت پنجاب سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 10فیصد کےاضافہ کا اعلان کرتی ہے اور اس کا اطلاق یکم جولائی2013سے ہوگا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

66. مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آئندہ مالی سال کا بجٹ ایک متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔ میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے محکمہ خزانہ اور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران اور ماتحت عملہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

جناب سپیکر!

67. آپ سے اجازت لینے سے پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں جن ترجیحات کا اعلان کیا گیا ہے وہ مسلم لیگ (ن) کے منشور اور حکومت پنجاب کے وژن کے عین مطابق ہیں۔ یہ ترجیحات صوبہ پنجاب کو معاشی طور پر مستحکم کرنے، عوام کو بہترین تعلیمی اور طبی سہولیات کی فراہمی، بہترین اسلوب حکمرانی قائم کرنے، نوجوانوں کو معاشرے کا فعال رکن بنانے، زرعی اور صنعتی ترقی کو یقینی بنانے کے لئے ترتیب دی گئی ہیں۔ آج پنجاب کے عوام خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی قیادت میں ایک ایسی منزل کی طرف گامزن ہیں جہاں پر خوشحالی کا دور دورہ ہو گا اور عوام حقیقی معنوں میں ایک مطمئن اور آسودہ زندگی گزار سکیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کے فضل و کرم اور عوام کے تعاون سے ہم یہ منزل بہت جلد حاصل کر لیں گے۔ میں اس دعا کے ساتھ اپنی تقریر کا اختتام کرنا چاہتا ہوں:

خدا کرے کہ مری ارض پاک پہ اترے
وہ فصل گل جسے اندیشۂ زوال نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(نعرہ ہائے تحسین)

پاکستان زندہ باد

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"میاں محمد شہباز شریف زندہ باد" کے نعرے)

جناب سپیکر: میں اب وزیر خزانہ سے کہوں گا کہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2013-14 پیش کریں۔

سالانہ بجٹ گوشوارہ بابت سال2013-14کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2013-14 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال2013-14 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال2012-13 پیش کریں۔

ضمنی بجٹ گوشوارہ بابت سال2012-13کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال2012-13 پیش کرتا ہوں۔

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

جناب سپیکر: گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال2012-13 پیش کر دیا گیا ہے۔

Minister for Finance may introduce the Punjab finance Bill 2013.

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ2013

MINISTER FOR FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Sir! I introduce the Punjab Finance Bill 2013.

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2013 has been introduced.

Minister for Finance may lay the Rules made under the Punjab Sales Tax on Services Act 2012.

قواعد

(جو ایوان میں پیش کئے گئے)

2012-13 کے دوران قانون خدمات پر سیلز ٹیکس مصدرہ 2012 کے تحت بنائے گئے قواعد کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Sir! I lay the Rules made under the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 during the Financial Year 2012-13 in terms of section 76 of the said Act.

MR SPEAKER: The Rules made under the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 during the Financial Year 2012-13 in terms of section 76 of the said Act has been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا تقریباً تکمیل کو پہنچ گیا ہے۔ معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جمعرات مورخہ 20۔جون 2013 سے سالانہ بجٹ پر عام بحث کا آغاز ہو گا۔ عام بحث کے لئے چار دن یعنی 20,21,22 اور 24۔جون 2013 مختص کئے گئے ہیں۔ آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے جو ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کا اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس مع تاریخ جمع کروا دیں۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 20۔جون 2013 صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔